حاصل نہیں کہ وہ اس کو اپنی ذاتی پسند اور ناپسند کے پیمانہ پر ناپنے کی کوشش کرے۔

دوسری چیز یہ ہے کہ پاکستان ایک اسلامی ملک ہے۔ اگر ابھی تک اس میں اسلامی نظام کا نفاذ نہیں کیا جا سکا، جب بھی ہمیں ملک کے ارباب بست و کشاد کے دعاوی و اعلانات کی بنا پر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ وہ پاکستان میں قرآن کے ابدی ضابطہ جات کے سوا کوئی نظام نافذ نہیں کرنا چاہتے۔ مجلس دستور ساز کی منظور کردہ قرارداد مقاصد سے بھی کچھ اندازہ ہوتا ہے

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اسلامی نظام کا نفاذ کرتے ہوئے ہمیں یہ حق پہنچتا ہے کہ ہم قرآنی احکامات میں رد و بدل کر سکیں۔ اگر ایک سے زیادہ بیویاں کرنے کی قرآن اجازت دیتا ہے تو پاکستان کے اسلامی خاکہ میں اس پر قانوناً پابندی عائد کرنا خارج از بحث ہے۔ اس صورت میں ہم پاکستان کے نظام کو "اسلامی" کا نام نہیں دے سکیں گے۔ اگر پاکستان میں اس قسم کی پابندی لگانے کا حق یہاں کی اسلامی حکومت کو حاصل ہے تو قرآن کے حکم کی کیا حیثیت رہ جاتی ہے

امید ہے آپ کسی قریبی اشاعت میں اس سوال پر اظہار خیال کر کے میری ذہنی خلش کو دور کرنے کی کوشش کریں گے۔

جواب :-

ان لوگوں کے فتووں کو قرآن کی کسوٹی پر پرکھنا اور شریعت میں ان کے بارے میں دلائل تلاش کرنا فضول ہے ان کا اسلام الگ ہے، جسے یہ ضروریات کے مطابق ساتھ کے ساتھ گھڑ رہے ہیں۔ اور ساتھ کے ساتھ اسے نافذ کر رہے ہیں۔ ان کے لئے وہ اسلام کام کا نہیں ہے جو ان سے کوئی اپنی بات منواتا ہو۔ بلکہ انہیں وہ اسلام درکار ہے جو ان کے پیچھے پیچھے جی حضور کہتا ہوا شراب خانوں، رقص گاہوں اور سینما یا تھیٹروں میں گھومتا پھرے۔ یہ زبانی طور پر اگرچہ نام خدا کے اتارے ہوئے قرآن کا لیتے ہیں، لیکن عمل کے لئے اپنا علیحدہ قرآن مرتب کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس حالت میں جس قسم کے نظام پر چاہیں "اسلامی ریاست" کا لیبل لگا دیں۔ ان کے ہاتھ کون پکڑ سکتا ہے۔

آزمائش نعمت

سوال :-

عموماً لوگ کہتے ہیں کہ پاکستان ایک دولت خداداد ہے۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ بیک وقت ایک طرف تو اللہ تعالیٰ مسلمانوں کی اتنی بڑی عزت افزائی کرتے ہیں کہ ان کو ایک بڑی اسلامی سلطنت عطا فرماتے ہیں اور دوسری طرف ان پہ اتنے غضبناک ہوتے ہیں کہ کروڑوں مسلمانوں کی جان، مال اور ناموس اپنے دین کے دشمنوں کے ہاتھوں سے غارت کراتے ہیں۔ سوال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے واقعی حکومت دے کر ہماری عزت افزائی کی ہے۔ یا کہیں سپین کی تاریخ تو نہیں دہرائی جارہی۔

قابل غور چیز یہ ہے کہ حکومت کے لیے بہرحال کچھ صلاحیتیں (روحانی، اخلاقی اور مادی) مطلوب ہیں۔ لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آج کی اخلاقی حالت سو ڈیڑھ سو سال پہلے سے پست تر ہے۔ بہت سے مفاسد جو آج عام ہو چکے ہیں پہلے ان کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ ان حالات کو دیکھیں تو تاریخ کی شہادت خدا کے قوانین کے متعلق یہ نظر آتی ہے کہ اخلاقی انحطاط کی حالت میں وہ دی ہوئی سلطنتیں بھی چھین لیتا ہے۔ پھر آخر ان قابل سزا حالات میں اتنی بڑی کرم فرمائی کی حقیقت کیا ہے؟

جواب :-

خداداد تو اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت کو کہا ہی جائے گا۔ یہ الگ بات ہے کہ ادبار و نکبت اور ذلت و پستی کے حملے کی طرح بسا اوقات خود نعمت بھی آزمائش بن کر وارد ہوتی ہے۔ تاریخ انسانی میں اس کی اور بھی مثالیں مل سکتی ہیں، کہ ایک ہی گروہ کو دو حصوں میں بانٹ کر ایک کو ذلت کی آزمائش میں ڈالا گیا اور دوسرے کو اقتدار کی آزمائش میں۔

ایک گرتی ہوئی قوم کو بہترین حالات فراہم کر کے ایک زرین موقع بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اگر وہ فی الواقع سنبھلتا